سوال

(164)لڑکی کسی کو پسند کرتی ہے مگر والد اس سے شادی نہیں کرنے دیتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
بعض والی لڑکی کو اپنے کفو شخص سے شادی نہیں کرنے دیتے اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ مسئلہ بہت ہی عظیم ہے اور بہت ہی بڑی مشکل ہے ،اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے بعض مرد تو اللہ تعالیٰ کی خیانت کرتے ہیں اور اپنی امانتوں کی بھی خیانت کرتے ہیں اور اپنی لڑکیوں پر ظلم کرتے ہیں ۔ولی کے ذمہ واجب تو یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے والے اعمال کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

"اپنے میں سے بے نکاح عورتوں کی شادی کرو ور اپنے نیک اور صالح غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کردو ۔ "(النور :32)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کردو ۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا ۔ "(حسن ارواء الغلیل(1968)ترمذی(1084)کتاب النکاح باب ماجاء اذا احدکم من ترضون دینہ فزوجوہ ابن ماجہ(1967)کتاب النکاح باب الاکفاء ۔)

لیکن کاش ہم اس حد تک نہ پہنچیں کہ جس میں لڑکی اس بات کی جرائت کرے کہ جب اس کا والد اسے ایسے شخص سے شادی نہ کرنے دے جو دینی اور اخلاقی لحاظ سے اس کا کفو ہو تو وہ قاضی سے جا کر شکایت کرے اور قاضی اس کے والد سے کہے کہ اس کی شادی فلاں شخص سے کردو ورنہ میں کرتا ہوں یا پھر کوئی اور ولی کردے گا ۔ اس لیے کہ لڑکی کو حق حاصل ہے کہ جب اس کا والد اسے شادی نہ کرنے دے تو وہ قاضی سے شکایت کردے اور یہ اس کا شرعی حق ہے ۔ کاش ہم اس حد تک نہ پہنچیں لیکن اکثر لڑکیاں شرم وحیاء کی وجہ سے ایسا نہیں کرتیں ۔

والد کو نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے بیٹی کو شادی سے نہ روکے ۔ کیونکہ جس بیٹی کو شادی سے روک رہا ہے روز قیامت وہ اس کے خلاف دعویٰ دائر کرے گی جس دن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"جس دن مرد اپنے بھائی اپنی والدہ اپنے والد اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھی دور بھاگے گا اور ہر ایک شخص کے لیے اس دن ایسی فکر دامن گیر ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی ۔ " (عبس :37)

اس لیے اولیاء کو چاہیے خواہ والدین ہوں یا بھائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھاتے ہوئے انہیں شادی کرن سے نہ روکیں ان کا حق ہے کہ جس کا دین اور اخلاق اچھا ہو اس کے ساتھ ان کی شادی کردی جائے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ اگر لڑکی ایسا لڑکا اختیار کرے جو دینی اور اخلاقی طور پر بہتر نہیں تو پھر ولی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس سے شادی نہ کرنے دے اور اسے اس سے روک دے۔ لیکن اگر لڑکی دینی اور اخلاقی لحاظ سے اچھے شخص کو اختیار کرتی ہے اور پھر اس کا ولی صرف اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے اس سے شادی نہیں کرنے دیتا تو اللہ کی قسم! یہ حرام ہے اور پھر حرام ہی نہیں بلکہ خیانت اور گناہ بھی ہے۔ ایسا کرنے سے جو بھی فتنہ وفساد پیدا ہوگا وہ ہی اس کا ذمہ دار ہوگا اور اس کا گناہ بھی اسی کے سر ہوگا۔

(شیخ ابن عثمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص235

محدث فتویٰ